97152- آنے والے رشتوں کو قبول کرنے سے انکار کردینا جادو کا اثر تو نہیں ؟

سوال

میں اٹھائیس برس کی ہوں، با اعتماد اور دین کا التزام کرنے والی ہوں، الحمد للہ ہر کوئی میرا احترام کرتا اور مجھ سے محبت کرتا ہے، میری شادی نہیں ہوئی، سبب یہ ہے کہ جب بھی میرا کوئی رشتہ آتا ہے تو میں کوشش کرتی ہوں کہ اس میں کوئی عیب نکالوں تا کہ اس رشتہ سے انکار کردوں، لیکن پھر بعد میں نادم ہوتی ہوں.
میری ایک سہیلی جو مجھ سے محبت بھی کرتی ہے اور میری مصلحت بھی چاہتی ہے کچھ ایام قبل اس نے مجھ سے کہا یہ جادو کی وجہ سے ہے جو چاہتا ہے کہ آپ کی شادی نہ ہو اس نے آپ پر جادو کر رکھا ہے.
میں اس موضوع کے متعلق شرعی حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں، آیا کیا ممکن ہے کہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے ؟
یعنی کیا یہ ممکن ہے کہ وہ مجھے ایسا جادو کردیں جو میرے خیال میں رشتہ سے انکار پیدا کردے چاہے آنے والے رشتہ پر مطمئن بھی ہوں.
اور اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ بتائیں کہ اس کا حل کیا ہے ؟
میری سہیلی نے مجھے یہ بھی کہا کہ کچھ ایسے افراد موجود ہیں جو یہ جادو ختم کرسکتے ہیں، برائے مہربانی میری مدد فرمائیں کیونکہ میں اس واقع کی تصدیق نہیں کرتی.

پسندیدہ جواب

اول :

جس رشتہ کو قبول کرنے سے آپ انکار کرتی ہیں وہ دو حالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

وہ شخص حقیقی طور پر بری صفات کا مالک ہو.

دوسری حالت :

یہ آپ کا وہم اور خیال ہو، اور حقیقی طور پر کچھ نہ ہو.

اگر تو پہلی حالت والا شخص ہو تو آپ نے اس رشتہ سے انکار کر کے اچھا کیا ہے، کیونکہ عورت کے لیے تو وہی خاوند صحیح ہو سکتا ہے جو دین و اخلاق حسنہ کا مالک ہو، ایسا شخص ہی خیر و بھلائی کی راہنمائی کرتا ہے، اور اپنی بیوی کا اللہ کی اطاعت میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے، اور اپنی اولاد کی تربیت بھی اخلاق حسنہ اور اچھے اقوال و اعمال پر کرتا ہے.

لیکن یہاں ہم ایک تنبیہ کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی اہم ہے وہ یہ کہ دل اور اندر کے معاملات پر حکم لگانا بشر کے ذمہ نہیں ہے، اور نہ ہی کسی کو اس کا حکم دیا گیا ہے، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ کو بھی نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دلوں کو چاک کروں، اور نہ ہی یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کے پیٹ چاک کرتا پھروں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4351) صحیح مسلم حدیث نمبر (1064).

جب ہمیں اس کا حکم ہی نہیں دیا گیا تو ہمارے لیے لوگوں کا جو کچھ ظاہر ہے وہی کافی ہے، لہذا جو بھی ہمارے سامنے خیر و بھلائی ظاہر کرتا ہے ہم اسے امن دیں گے، اور اس پر اس کے ظاہر کے مطابق ہی حکم لگائیں گے، باقی دلوں کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے.

عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگوں کا مؤاخذہ وحی کے مطابق کیا جاتا تھا، اب وحی منقطع ہو چکی ہے اب ہم وہ لیں گے جو ہمارے سامنے تمہارے اعمال ظاہر ہوتے ہیں، اس لیے جس نے بھی ہمارے لیے خیر و بھلائی ظاہر کی ہم اسے امن دیں گے، اور اسے قریب کرینگے، لیکن اس کے اندرونی اور سینہ کے معاملات پر ہمیں کوئی دسترس نہیں، اللہ اس کے اندرونی معاملات خوب جانتا ہے، اور جو کوئی ہمارے لیے برائی ظاہر کرتا ہے ہم اسے امن نہیں دیں گے، چاہے وہ یہ کہتا پھرے کہ میرا اندر صاف اور اچھا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2641).

عزیز بہن: خدشہ ہے کہ اگر آپ لوگوں کو ٹٹولنے لگیں اور ان کے باطن کے بارہ میں تلاش شروع کر دی تو پھر آپ کے لیے کوئی بھی سلیم نہیں رہے گا؛ بلکہ آپ سب سے قبل اپنے آپ اور اپنے دل کو دیکھیں جو کچھ آپ لوگوں میں عیب ٹٹولتی ہیں کیا وہ آپ میں نہیں؟

جو شخص اپنے کسی دوست میں پائے جانے والے عیب سے چشم پوشی نہیں کرتا وہ قابل ملامت ہے، اور جو کوئی کوشش کر کے ہر عیب اور غلطی کو تلاش کرتا ہے تو وہ اسے مل جائیگی اور زمانے میں اسے کوئی دوست ملے گا ہی نہیں.

معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"اگر تم نے لوگوں کے عیب ٹٹولنے شروع کر دیے تو تم نے لوگوں کو خراب کر دیا، یا پھر قریب ہے کہ تم انہیں خراب کر دو.!!

تو ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کلمہ سنا جس سے اللہ تعالی نے نفع دیا!!"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4888) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کیونکہ لوگ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرتے ہیں اور غیبت وغیرہ کرتے ہیں، یا پھر تہمت لگتی ہے جس کی کوئی اصل ہی نہیں ہوتی، یا پھر مقام و مرتبہ والوں کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کی بنا پر ہتک عزت کرنا.

بعض اوقات عیب ٹٹولنے کی بنا پر وہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس خرابی کو دور کرنے کے لیے یہ کیا جاتا ہے لیکن اس کی بنا پر وہ اور زیادہ ہو جاتی ہے.

حاصل یہ ہوا کہ: شارع نے حتی الامکان ستر پوشی کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے"

دیکھیں : فیض القدیر (559/1).

عزیز بہن : ہماری آپ اوران بہنوں کو جوا پنے لیے مناسب خاوند کی تلاش میں ہیں یہ نصیحت ہے کہ : عورت کو اپنے لیے خاوند میں اخلاق اور دینی طور پر جو شروط لگائیں اس میں تشدد سے کام مت لیں اس کی دو وجوہات ہیں :

پہلی وجہ :

ایسا ہوسکتا ہے کہ اس کے پاس وہ امتیازات اور صفات نہ ہوں جو دینی اور جمال و خوبصورتی کے اعتبار سے ہوتی ہیں جس کی بنا پر صاحب اخلاق اور صاحب دین شخص ایسی عورت کو تلاش کرتا ہے اور اس کے ساتھ ملنا چاہتا اور ازدواجی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے ، تو اس طرح اس کے اس رشتہ سے انکار کردینے کی کوئی وجہ نہیں.

کیونکہ یہ مستحیل ہے کہ کوئی ایسا شخص آئے جس کے خیال میں ہو اور وہ اسے بطور بیوی اس کا رشتہ طلب کرے ، اس لیے عورت کو یہ چیز مدنظر رکھنی چاہیے کیونکہ یہ بہت اہم ہے.

دوسری وجہ :

لوگوں میں درجات پائے جاتے ہیں کسی کا اخلاق اور دین کم ہے ، اور کسی کا زیادہ ، جس عورت کے لیے کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جو صاحب دین اور با اخلاق ہو تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس آنے والے رشتہ سے بہتر اور اچھے بھی ہیں ، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ باقیوں سے بہتر ہو.

اس لیے اسے مناسب حد پر راضی ہوجانا چاہیے کہ وہ اس کا خاوند ہو اور اس کی ستر پوشی کرے ، اور اس کی خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والا بنے ، اور اسے اپنے ایمان میں زیادتی کرنا پسند ہو ، اور وہ اس کے پردے اور دین کو ناپسند کرنے والا شخص نہ ہو.

اگر دوسری حالت ہے تو زیادہ احتمال یہی ہے کہ یہ حسد اور جادو کے سبب سے ہے ، اور اسے معطل کرنے والا جادو کہتے ہیں.

اس حالت کو جاننے کے لیے ممکن ہے کہ جب کسی با اخلاق اور دین والے شخص کا رشتہ آئے اور اس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جسے عیب کہا جائے تو آپ اسے قبول کرلیں اور وہ آپ کو قبول کرلے ، اور پھر معاملہ مکمل نہ ہو ، یا پھر آپ بغیر کسی ظاہری سبب کے ہی اس رشتہ سے انکار کردیں تو آپ کو علم ہوجائیگا کہ یہ جادو ہے.

شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" رہا شادی کو معطل کرنے والا جادو : تو بہت ساری عورتیں تعطل کی شکایت کرتی ہیں ؛ وہ اس طرح کہ شروط پوری ہونے اور کسی مانع کہ نہ ہونے کے باوجود شادی نہیں ہوتی.

اور بعض اوقات تو منگنی بھی ہوجاتی ہے ، اور پھر ایجاب و قبول بھی ہوجاتا ہے لیکن پھر شادی مکمل کیے بغیر ہی واپس چلے جاتے ہیں ، بلاشک و شبہ یہ ان حاسدوں کے عمل کی وجہ سے ہے جو اسے روکنے کے لیے کیا جاتا ہے ، اور جس کی بنا پر یہ تغیر پیدا ہوتا ہے ، حتی کہ بعض خاندان تو اپنی عورتوں کی شادی ہی نہیں کرسکتے اور وہ بیٹھی رہتی ہیں ، اور اگر کسی کی شادی ہو بھی جائے تو پھر ایسا کچھ ہونے لگتا ہے جس کی بنا پر ازدواجی زندگی اجیرن بن جاتی ہے "

دیکھیں : الصواعق المرسلۃ فی التصدی للمشعوذین والسحرۃ (175).

دوم :

یہ دونوں معاملے حل کرنا بہت آسان ہیں اگر یہ حالت ہو کہ آپ جن شروط کی بنا پر شادی کرنا چاہتی ہیں ان میں شدت سے کام لیتی ہیں تو آپ جان لیں کہ اس کا حل یہ ہے کہ آپ اس شخص سے شادی کرنے پر راضی ہو جائیں جس میں مردانگی کی صفات پائی جائیں، اور وہ خیر و بھلائی کی پسند کرتا ہو اور دین پر عمل کرنے والا ہو جو حرام کاموں سے باز رہے، اس سلسلہ میں لوگ برابر نہیں ہیں.

اس لیے آپ ایسے شخص سے شادی کرنا قبول کریں جس کو نیک و صالح اور امانتدار اور دین پر عمل کرنے والے افراد اچھا کہیں، اور وہ آپ کے رشتہ کے لیے آنے والے شخص کے بارہ میں معلومات بھی رکھتے ہوں، اور آپ کی حالت کو بھی انہیں علم ہو؛ امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس میں خیر کثیر عطا فرمائیگا.

رہا اس کا حل کہ اگر آپ کو نظر لگ گئی ہے یا پھر آپ پر جادو کیا گیا ہے تو آپ کو یہ جادو ختم کرنے کے لیے شرعی طریقہ اختیار کرتے ہوئے دم وغیرہ کرنا چاہیے.

اس سلسہ میں آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں :

سوال نمبر (12918) اور (11290) اور (13792).

جادو کے توڑ اور اسے ختم کرنے کے لیے لوگ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں؛ بلکہ آپ خود اکیلی ہی شرعی دم کر کے ختم کر سکتی ہیں، اور اگر آپ کے لیے ایسا کرنا مشکل ہو تو پھر آپ کوئی قابل اعتماد بہن تلاش کریں جو شرعی دم کرے، اور آپ کو چاہیے کہ اس کے لیے مردوں سے دور ہی رہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مدد فرمائے اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب کرے، اور آپ کے دل کو دین اسلام پر ثابت رکھے، اور آپ کے لیے نیک و صالح خاوند کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے.

واللہ اعلم.